سلسلہ اشاعت :(۱۴)

حیض، نفاس، استحاضہ

احکام ومسائل

تالیف

مفتی منیر صاحب قاسمی

(استاذ مدرسہ کہف الایمان، حیدرآباد)

کلماتِ بابرکت

حضرت مولانا مفتی ابوبکر جابر قاسمی صاحب دامت برکاتہم

(ناظم مدرسہ کہف الایمان، حیدرآباد)

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب	:	حیض، نفاس، استحاضہ۔احکام ومسائل
تالیف	:	مفتی منیر صاحب قاسمی
کلماتِ بابرکت	:	مفتی ابوبکر جابر قاسمی
کمپوزنگ	:	القلم گرافکس (9149385852/7659841514)
سن طباعت	:	۱۴۴۲ھ مطابق ۲۰۲۰ء
تعداد صفحات	:	

زیر اهتمام

فہرستِ عناوین

⊙	☆☆کلماتِ بابرکت☆☆	
⊙	☆☆مقدمہ☆☆	۷
⊙	☆☆مبادیات☆☆	۹
⊙	حیض کی لغوی تعریف	۹
⊙	حیض کی شرعی تعریف	۹
⊙	نحوی تحقیق	۹
⊙	حیض کے نام	۹
⊙	حیض کا سبب	۹
⊙	حیض کا رکن	۱۰
⊙	حیض کے شرائط	۱۰
⊙	حیض کے رنگ	۱۰
⊙	حیض آنے کی عمر	۱۱
⊙	حیض ختم ہونے کی عمر	۱۱
⊙	حیض کی حکمت	۱۱

⊙ حیض کی مدت ____ ۱۱
⊙ دو حیض کے درمیان کی مدت ____ ۱۱
⊙ مبتدأہ ____ ۱۲
⊙ معتادہ ____ ۱۲
⊙ ناسیہ ____ ۱۲
⊙ دم صحیح ____ ۱۲
⊙ دم فاسد ____ ۱۲
⊙ عادت ____ ۱۲
⊙ طہر ____ ۱۲
⊙ طہر کی مدت ____ ۱۲
⊙ طہر صحیح ____ ۱۲
⊙ طہر فاسد (تام) ____ ۱۳
⊙ طہر فاسد (ناقص) ____ ۱۳
⊙ حائضہ ____ ۱۴
⊙ نفاس کی تعریف ____ ۱۴
⊙ نفاس کی مدت ____ ۱۴
⊙ نفاس کا رکن ____ ۱۴
⊙ نفاس کے رنگ ____ ۱۴
⊙ نفاس کے شرائط ____ ۱۴

⊙	چند مثالیں سمجھنے کے لئے	۱۵
⊙	☆نماز سے متعلق احکام ومسائل☆	۲۰
⊙	☆روزہ اوراعتکاف سے متعلق احکام ومسائل☆	۲۳
⊙	☆قرآن، ذکر،تفسیراوردینی کتب سے متعلق احکام ومسائل☆	۲۵
⊙	☆حج سے متعلق احکام ومسائل☆	۲۸
⊙	☆جماع سے متعلق احکام ومسائل☆	۳۰
⊙	**☆☆استحاضہ۔احکام ومسائل☆☆**	۳۱
⊙	استحاضہ کی تعریف	۳۱
⊙	استحاضہ کی صورتیں	۳۱
⊙	مستحاضہ	۳۱
⊙	حکم	۳۱
⊙	استحاضہ کے احکام	۳۲
⊙	**☆☆لیکوریا۔احکام ومسائل☆☆**	۳۵
⊙	رطوبت کی قسمیں	۳۵
⊙	فرجِ خارج کی رطوبت	۳۵
⊙	حکم	۳۵
⊙	فرجِ داخل کی رطوبت	۳۵
⊙	حکم	۳۵

⊙ اسباب ۳٦
⊙ حکم ۳٦
⊙ ☆☆ متفرقات اور غلط فہمیاں ☆☆ ۳۷

⊙ ⊙ ⊙

مقدمہ

زندگی کا ہر شعبہ دین شریعت اور سنت سے جڑا ہوا ہے، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی کے کسی شعبہ میں کسی مذہب یا قوم کا محتاج نہیں بنایا ہے، حضرت سلمان فارسیؓ کا وہ مشہور تاریخ جملہ جس وقت مشرکین نے بطور استہزاء اور طنز کہا کہ ''تمہارے نبی تو تمہیں پیشاب پاخانہ کرنے کے طریقے بھی سکھاتے ہیں'' اس کے جواب میں حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا تھا ''جی ہاں، کیوں نہیں!! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سب کچھ ہی سکھلایا اور استنجے سے متعلق بھی ضروری ہدایات دی ہیں۔''

خلف بن ایوبؒ نے اپنے بیٹے کو پچاس ہزار درہم دے کر بلخ سے بغداد تحصیل علم کے لئے بھیجا تھا، جب وہ اس ساری رقم کو خرچ کر کے واپس آیا تو والد محترم نے پوچھا کیا سیکھ کر آئے ہو؟ جواب میں بیٹے نے کہا: صرف ایک مسئلہ ہے، وہ یہ کہ ''اگر حیض اکثر مدت یعنی دس دن پر منقطع ہو جائے تو حیض میں داخل ہے'' اس جواب کو سن کر اس کے والد محترم نے انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ''واللہ ما ضیعت سفرک'' اللہ کی قسم آپ نے اپنے سفر کو ضائع نہیں کیا (بلکہ انتہائی قیمتی بنایا) (منحة الخالق علی البحر الرائق)

حیض ونفاس کے مسائل کو جاننے اور ان میں گہرائی حاصل کرنے کو حیاء کے خلاف گردان کر، یا حیاء کا نام دے کر ان مسائل سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا ہے، شریعت کے دسیوں ابواب کے احکام اس سے جڑے ہوئے ہیں، طہارت، صلوٰۃ، قرأۃ القرآن، صوم، اعتکاف، حج، بلوغ، وطی، طلاق، عدت، استبراء رحم ان سب ابواب کے متعلق کئی احکام کا مسائل حیض ونفاس سے تعلق ہے، جو حضرات ان مسائل سے واقف بھی نہ ہوں تو وہ ایسے

مسائل میں خواتین کی کیسے خدمت کریں گے، کیسے حل کریں گے؟ گویا دین کا ایک شعبہ اس خدمت سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔

عورتیں لیکوریا اور استحاضہ کو بھی عذر شرعی سمجھ کر وضو، نماز، روزوں سے محروم رہ جاتی ہیں، جلد بازی اور فطرت سے بغاوت کرتے ہوئے بےضرورت گولیاں کھا کر انتظامِ فطرت میں تبدیلی لانے کی کوشش کرتی ہیں، بہت جلد جاہل عامل یا حکیم کے حوالہ ہو جاتی ہیں، ہر نکلنے والی رطوبت اور خون پر نماز معاف نہیں ہوتی، سفیدی، حیض نہیں ہوتا۔

اس موضوع پر لکھی گئی بہت سی کتابیں موجود ہیں، یہ کوئی مستقل رسالہ نہیں ہے، دو چار کتابوں کی عبارات، اصطلاحات مثالوں اور مسائل کو آسان عبارت انداز اور ترتیب میں تدریج کا لحاظ کرتے ہوئے طالبات کی سہولت اور آسانی کے لئے بڑے مفتی صاحب کے منشا اور حکم پر ترتیب دیا گیا، ایک کتابچہ ہے، اس لئے حوالہ جات کے پیش کرنے کا اہتمام بھی نہ کیا گیا، تفصیلات اور حوالوں کے لئے مذکورہ کتابیں کافی ہیں۔

☆ البحر الرائق، شامی
☆ خواتین کی مخصوص پاکی وناپاکی کے احکام (مفتی محمد یونس صاحب)
☆ احکامِ حیض ونفاس واستحاضہ (حضرت مفتی احمد ممتاز صاحب)
☆ بہارِ شریعت (حضرت مولانا احمد رضا صاحب)
☆ بہشتی زیور (حکیم الامت حضرت تھانویؒ)

⊙ ⊙ ⊙

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مبادیات

حیض کی لغوی تعریف: الحيض في اللغة عبارة عن السيلان ''لغت میں حیض کا معنی سیلان (بہنا) ہے۔

حیض کی شرعی تعریف: جوخون بالغہ عورت کے رحم (بچہ دانی) سے بغیر کسی بیماری اور بغیر ولادت کے جاری ہوکر شرمگاہ کے راستہ سے ظاہر ہو جب کہ وہ عورت حمل کی حالت میں بھی نہ ہو اور بڑھاپے کی خاص عمر (یعنی مایوسی کی عمر) تک بھی نہ پہنچی ہو حیض کہلاتا ہے۔

نحوی تحقیق: حیض مؤنث سماعی ہے؛لیکن عموماً مذکر ہی استعمال ہوتا ہے۔

حیض کے نام: حیض کے دس نام ہیں: (۱)حیض (۲)طمث (۳)ضحک (۴)اکبار (۵)اعصار (۶)دراس (۷)عراک (۸)فراک (۹)طمس (۱۰) نفاس

حیض کا سبب: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حیض کی ابتداء حضرت حوا کو اس وقت ہوئی جب کہ ان کو (شجر خلد کھانے کی بناء پر) جنت سے اتارا گیا (پھر ان کی بیٹیوں میں قیامت تک باقی رکھا گیا ہے)

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل کے مرد اور عورتیں اکٹھے مسجدوں میں نماز پڑھتے تھے،عورتوں نے مردوں کی طرف میلان اور تانک جھانک کا سلسلہ شروع کیا،تو

انہیں مساجد میں جانے سے روک دیا گیا اور بطور سزا حیض کی عادت وعلت ان کے ساتھ لگادی گئی۔

ابن حجرؒ نے تطبیق بیان کی کہ حیض کی ابتداء تو پہلے سے تھی، مگر بنی اسرائیل پر بطور عقوبت اس کی مقدار بڑھادی گئی۔

حیض کا رکن: رحم سے خون کا برآمد ہونا اس کا رکن کہلاتا ہے، یعنی حیض کے خون کا فرجِ داخل سے باہر فرجِ خارج کی طرف ظاہر ہوجانا حیض کا رکن ہے۔

حیض کے شرائط: حیض کے ثابت ہونے کے لئے چند شرائط ہیں جن کے پائے جانے پر ہی حیض کا حکم لگتا ہے:

(۱) جس لڑکی کو خون آرہا ہے وہ بلوغ کی عمر (یعنی چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے پورے نو ۹ ر سال) کو پہنچ چکی ہو۔

(۲) حاملہ نہ ہو۔

(۳) چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے ۵۵ ر سال نہ ہوئے ہوں۔

(۴) یہ خون رحم (بچہ دانی) سے آیا ہو۔

(۵) رحم (بچہ دانی) میں کسی پھوڑے پھنسی یا بیماری کی وجہ سے نہ آیا ہو۔

(۶) بچہ کی ولادت کی وجہ سے نہ آیا ہو۔

(۷) اس خون کی مجموعی مدت (شروع ہونے سے ختم ہونے تک) کم از کم تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ ر گھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو۔

(۸) دس دن سے زیادہ تک نہ آرہا ہو۔

(۹) یہ خون فرجِ داخل سے باہر کھال کی طرف ظاہر ہو۔

(۱۰) پندرہ دن پندرہ رات سے کم مدت سے پہلے فرج کے راستے کچھ خون نہ آیا ہو۔

(۱۱) حیض کے چھ رنگوں میں سے کسی رنگ میں ہو۔

حیض کے رنگ: حیض کا خون درج ذیل چھ رنگوں میں سے کسی ایک رنگ کا

ہوسکتا ہے:

(۱)سرخ (۲)سیاہ (۳)زرد (۴)سبز (۵)گدلا (۶)خاکی۔لہذا حیض کے رنگ کا سرخ ہونا ضروری نہیں۔

حیض آنے کی عمر: چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے لڑکی کی عمر نو سال پوری ہونے کے بعد ہے،اس سے قبل حیض نہیں ہوسکتا۔

حیض ختم ہونے کی عمر: چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے ۵۵ ؍سال کے بعد حیض کا خون نہیں آسکتا،الا یہ کہ خوب سرخ یا سیاہ رنگ کا ہو، یا اس کے علاوہ کسی ایسے رنگ کا خون جو ۵۵ ؍سال سے قبل بھی آنے کا معمول تھا۔

حیض کی حکمت: بالغہ عورت کے بدن میں فطرۃً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہوجائے،اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی جان پر بوجھ ہوجائے،یہی وجہ ہے کہ حمل اور اثنائے شیرخوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں حمل ہو اور نہ دودھ پلانا تو وہ خون اگر بدن میں سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں پیدا ہوجائیں۔

حیض کی مدت: حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات یعنی پورے بہتر (۷۲) گھنٹے ہے اور زیادہ مدت دس دن دس رات یعنی پورے دوسو چالیس (۲۴۰) گھنٹے ہیں۔

تنبیہ: حیض کے خون کا مسلسل جاری رہنا شرط نہیں ہے اور نہ ہر دن خون آنا ضروری ہے،بس اس کی ابتداء سے انتہاء تک کی مجموعی مدت (۳؍دن سے ۱۰؍دن تک) ہو تو وہ ساری مدت حیض ہی شمار ہوگی،اس زمانۂ حیض میں اگر حقیقت میں خون آرہا ہو تو حقیقی حیض کہیں گے،اور زمانۂ حیض میں خون نہ آرہا ہو تو حکمی حیض ہے۔

دو حیض کے درمیان کی مدت: دو حیض کے درمیان پاک رہنے کی کم سے

کم مدت ۱۵؍دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں، ہلذا اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینے خون بند رہے گا پاک رہے گی۔ (اور اگر کسی کو پندرہ دن سے پہلے خون آجائے تو وہ سارا کا سارا حیض نہیں ہے، بلکہ استحاضہ ہے)۔

مبتدأہ: مبتدأہ صرف وہ خاتون کہلاتی ہے جس کو زندگی میں پہلی مرتبہ صحیح حیض کا خون آرہا ہو، پہلی مرتبہ کے اعتبار سے یہ خاتون مبتدأہ اور آئندہ کے اعتبار سے معتادہ کہلائے گی۔

معتادہ: جس خاتون کو اپنی گذشتہ عادت کے مطابق حیض ونفاس کا خون آرہا ہو اسے معتادہ کہا جاتا ہے۔

ناسیہ: جو خاتون اپنے حیض وطہر دونوں کی یا صرف حیض کی عادت بھول جائے اسے ناسیہ کہتے ہیں، اسی کو ضالّہ، مضلّہ اور متحیرہ بھی کہتے ہیں۔

دمِ صحیح: فرج کے راستے سے آنے والے خون میں حیض یا نفاس کے سارے شرائط پائے جارہے ہوں تو ایسے خون کو دمِ صحیح کہتے ہیں۔ (دمِ صحیح حیض، دمِ صحیح نفاس)

دمِ فاسد: فرج کے راستے سے آنے والے خون میں حیض ونفاس کے شرائط نہ پائے جائیں تو ایسے خون کو دمِ فاسد کہتے ہیں، اسی کو استحاضہ بھی کہتے ہیں۔

عادت: اب سے پہلے آخری مرتبہ جتنی دیر تک حیض کا خون آیا ہے وہ حیض کی عادت ہے، بشرطیکہ وہ دمِ صحیح ہو۔

طہر: جب کسی عورت پر حیض ونفاس کی حالت نہ ہو تو پاکی کی اس مدت کو شریعت کی زبان میں ''طہر'' کہا جاتا ہے۔

طہر کی مدت: طہر کی کم سے کم مدت پندرہ دن، پندرہ رات (یعنی ۳۶۰؍ گھنٹے) اور زیادہ کی کوئی حد نہیں، جتنا عرصہ حیض ونفاس کا خون نہ آئے وہ پورا عرصہ طہر (پاکی) کا زمانہ شمار ہوگا۔

طہر صحیح: حیض کے دو خونوں یا حیض اور نفاس کے خونوں کے درمیان اگر

پاکی کی مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ر گھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو اور پاکی کے ان دنوں کے شروع درمیان اور آخر میں استحاضہ کا خون نہ ہو تو پاکی کا ایسا زمانہ طہر صحیح کہلاتا ہے، اس کو حقیقی پاکی بھی کہتے ہیں۔

فائدہ: اس طہر کی وجہ سے دونوں خون الگ الگ شمار ہوتے ہیں، مسلسل ایک ہی خون شمار نہیں ہوتا، اور اس سے عورت طہر کے اعتبار سے معتادہ (عادت والی) بھی بن جاتی ہے۔

طہر فاسد (تام): حیض کے دو خونوں یا حیض اور نفاس کے خونوں کے درمیان اگر پاکی کی مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ر گھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو؛ لیکن پاکی کے ان دنوں کے شروع، درمیان یا آخر میں استحاضہ کا خون بھی ہو یا اس طہر سے پہلے اور بعد میں آنے والے دونوں خون یا دونوں میں سے کوئی ایک خون دم صحیح نہ ہو تو پاکی کا ایسا زمانہ طہر فاسد (تام) کہلاتا ہے، اس کو حکمی پاکی بھی کہتے ہیں۔

فائدہ: اس طہر کی وجہ سے دونوں خون الگ الگ شمار ہوتے ہیں؛ لیکن اس کی وجہ سے عورت طہر کے اعتبار سے معتادہ (عادت والی) نہیں بنتی، یعنی یہ طہر اگلی دفعہ کے لئے عادت اور معیار نہیں بن سکتا۔

طہر فاسد (ناقص): حیض کے دو خونوں یا حیض اور نفاس کے خونوں کے درمیان اگر پاکی کی مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ر گھنٹے) سے کم ہو تو وہ طہر متخلل کہلاتا ہے، اس کو طہر فاسد ناقص بھی کہتے ہیں۔

فائدہ: اس طہر کی وجہ سے دونوں خون الگ الگ شمار نہیں ہوتے، بلکہ شروع سے اخیر تک ایک ہی خون کا مسلسل جاری رہنا سمجھا جاتا ہے، اور نہ ہی یہ طہر اگلی دفعہ کے لئے عادت اور معیار بنتا ہے۔

نوٹ: اس کو طہر مجازاً کہہ دیا جاتا ہے، ورنہ شرعی اعتبار سے یہ دم متوالی (یعنی مسلسل خون) کے حکم میں ہوتا ہے، بعض اوقات خون جاری ہوتے ہوئے بھی پاکی کا زمانہ ہوسکتا ہے جیسا کہ بعض اوقات بظاہر خون نہ آتے ہوئے بھی حیض کا زمانہ ہوسکتا ہے۔

حائضہ: حیض والی عورت کو کہتے ہیں۔

نفاس کی تعریف: نفاس وہ خون کہلاتا ہے جو پورا یا اکثر بچہ پیدا ہونے کے بعد رحم سے جاری ہوکر فرج (یعنی شرمگاہ) کے راستے باہر نکلے۔

نفاس کی مدت: نفاس کی کم از کم مدت متعین نہیں ہے، ایک لمحہ بھی ہوسکتا ہے اور اسے زیادہ بھی، اور زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن چالیس راتیں (یعنی پورے ۹۶۰ر گھنٹے) ہیں۔

تنبیہ: نفاس کا خون بھی حیض کے خون کی طرح مسلسل جاری رہنا شرط نہیں ہے، حقیقت میں خون آرہا ہوتو نفاس حقیقی، حقیقت میں خون نہ آرہا ہوتو نفاس حکمی کہا جاتا ہے۔

نفاس کا رکن: نفاس کا رکن بھی وہی ہے جو حیض کا رکن ہے، یعنی بچہ کی ولادت کے بعد خون کا فرجِ داخل سے فرجِ خارج کی طرف ظاہر ہوجانا۔

نفاس کے رنگ: حیض کے رنگ کی طرح نفاس کے رنگ کا سرخ ہونا ضروری نہیں، بلکہ سرخ، سیاہ، رزد، خاکی، گدلا، سبز، ان میں سے ہر قسم کے رنگ کا نفاس آسکتا ہے۔

نفاس کے شرائط: بچہ کی ولادت کے بعد کسی خاتون کو فرج کے راستے آنے والے خون کے نفاس بننے کی چند شرطیں ہیں:

(۱) پورا یا اکثر بچہ پیدا ہونے کے بعد خون آئے، لہذا اکثر بچہ پیدا ہونے سے قبل خون آئے تو وہ استحاضہ ہے۔

(۲) بچہ کے سب اعضاء یا بعض اعضاء ظاہر ہو چکے ہوں، لہذا اگر کسی کا حمل ساقط ہوگیا ہو جب کہ اس کا ایک عضو بھی ظاہر نہ ہوا ہو تب خون آرہا ہو تو یہ استحاضہ ہے نفاس نہیں ہے۔

(۳) فرج کے راستے سے خون آئے، لہذا اگر کسی خاتون کو آپریشن سے بچہ پیدا ہو تو پیٹ سے نکالے جانے والا خون نفاس نہ ہوگا، جب تک کہ فرج سے نہ آیا ہو۔

(۴) فرجِ داخل سے فرجِ خارج میں ظاہر ہو چکا ہو، اس سے قبل نفاس نہ ہوگا۔

(۵) چالیس دن سے زائد نہ آتا ہو، ورنہ وہ استحاضہ ہوگا۔

(۶) اس بچہ کی ولادت سے چھ ماہ سے کم مدت پہلے کوئی بچہ اس خاتون کے ہاں پیدا نہ ہو چکا ہو، لہذا اگر کسی خاتون کے ہاں چھ ماہ سے کم مدت پہلے کوئی بچہ پیدا ہو چکا ہے تو اس دوسرے بچہ کی ولادت کے بعد آنے والا خون نفاس شمار نہ ہوگا۔

نوٹ: مستبین الخلقۃ والا حمل ساقط ہوا ہے تو اس کے بعد والا خون نفاس ہوگا، غیر مستبین الخلقۃ والا حمل ساقط ہوا ہے تو اس کے بعد والا خون نفاس نہ ہوگا۔

اگر مشتبہ الخلقۃ ہو (اعضاء کے بننے نہ بننے کا علم نہ ہو سکے) تو اگر ۱۲۰/ دن کے بعد اسقاط ہوا ہو تو آنے والا خون نفاس ہوگا ورنہ استحاضہ ہوگا۔

۞ نفاس میں بھی نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں بلکہ اس کی قضا رکھنا چاہئے۔

۞ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آئے تب بھی جننے کے بعد نہانا واجب ہے۔

۞ چالیس دن نفاس کا خون آکر بند ہو جائے اور پندرہ دن سے کم بند رہ کر دوبارہ خون آنے لگے تو یہ دوسرا خون استحاضہ ہے، اس لئے کہ نفاس بند ہونے کے بعد حیض آنے کے لئے درمیان میں کم از کم پندرہ دن کی مدت ضروری ہے۔

چند مثالیں سمجھنے کے لئے:

☆ جب خون فرجِ داخل سے باہر آ جائے تب سے حیض شروع ہو جاتا ہے، چاہے فرجِ خارج سے بھی باہر نکل آئے یا نہ نکلے، اس کا اعتبار نہیں۔

☆ دس دن، دس رات سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے، بعد کا استحاضہ ہے۔

☆ اگر کسی عورت کو پانچ دن حیض کی عادت تھی، اب کی مرتبہ خون دس دن آیا تو یہ دس دن حیض کے شمار ہوں گے (ممکن ہے کہ عادت بدل گئی ہو)۔

☆ اگر کسی عورت کو پانچ دن حیض کی عادت تھی، اب کی مرتبہ بارہ دن حیض آیا تو پانچ دن حیض کے اس کی عادت کے مطابق شمار ہوں گے اور باقی سات دن استحاضہ کے۔

☆ اگر کسی عورت کی عادت مقرر نہ تھی، کبھی چار دن حیض آتا ہے اور کبھی پانچ دن، اب کی مرتبہ اس کو بارہ دن خون آیا تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حیض کے ہیں، باقی استحاضہ کے۔

☆ ایک عورت کی عادت تھی کہ اس کو پانچ دن خون آتا تھا، ایک مرتبہ اس کو چھ دن آیا یا سات دن آیا، یا سات دن کی عادت تھی تو آٹھ یا نو یا دس دن تک خون آ گیا تو ایسی صورت میں عورت کی عادت بدلی ہے، یہ ایام حیض میں داخل ہے۔

☆ ایک عورت کو دو دن خون آ کر بند ہو گیا، پھر چھٹے دن خون آیا، یعنی تین دن بیچ میں خون نہ آیا تو یہ دن بھی حیض میں ہی شمار ہوں گے، اس تین دن کی درمیانی پاکی یعنی خون نہ آنے کا کوئی اعتبار نہیں، جو پاکی دس دنوں کے اندر دو خونوں کے درمیان ہوتی ہے وہ حیض میں شمار ہوتی ہے، ایسا طہر متخلل بین الدمین سب حیض میں ہی داخل ہے، خواہ وہ عورت عادت والی ہو یا غیر عادت والی ہو۔

☆ کسی لڑکی کو پہلی بار حیض آیا اور گیارہ دن تک خون جاری رہا، تو دس دن حیض کے شمار ہوں گے اور دس دن سے زیادہ جو دن ہوں وہ استحاضہ ہے۔

☆ اگر کسی کو تین دن رات خون آیا، پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین دن جو پندرہ دن کے بعد ہیں حیض کے ہیں، اور درمیان میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔

☆ ایک عورت کو اس ماہ کے حیض کے بعد مسلسل خون جاری ہو گیا اور وہ اپنی حیض کی مدت بھی بھول گئی تو ظن غالب پر عمل کرے، یعنی خوب سوچے، اب جتنے دن گمان میں حیض کے ہوئے ہیں ان کو نکال کر باقی میں نماز روزہ کرے۔

☆ کسی عورت کی عادت پانچ تاریخ کوخون آنے کی تھی، تاریخ سے ایک دن پہلے خون آکر بند ہوگیا، پھر دس دن تک نہ آیا، پھر گیارہویں دن آگیا، خون نہ آنے کے یہ جو دس دن ہیں ان میں سے اپنی عادت کے مطابق دنوں کے برابر حیض قرار دے۔

☆ ایک عورت کی عادت تھی کہ اس کو چار تاریخ کو حیض آتا تھا؛ لیکن اس کے حیض کے دن معین نہ تھے، یعنی کبھی پانچ دن آتا ہے، کبھی چھ دن، کہ اس کو عادت سے ایک دن پہلے تک خون آیا، پھر دس دن بند، پھر گیارہویں دن پھر آگیا تو یہ دس دن حیض کے ہیں۔

☆ کسی کو سات دن کی عادت تھی، اس ماہ صرف تین دن رات خون آکر بند ہوگیا، تین دن، تین رات کے بعد سفید رطوبت آتی رہی تو اس کے لئے یہی تین دن تین رات حیض کے ہیں اور عادت بدل گئی۔

☆ کسی عورت کو دو دن خون آگیا، پندرہ دن پاک رہی، پھر دو دن خون آگیا، نہ پہلی مرتبہ حیض ہے نہ بعد، بلکہ یہ خون استحاضہ کا ہے۔

☆ ایک عورت کا پانچ دن خون آنے کی عادت تھی، اس مرتبہ اس کو چوتھے دن خون منقطع ہوگیا، تو اس عورت کو غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے جب تک نماز کا وقت مکروہ نہ ہو جائے۔

☆ اگر کسی کی عادت پہلی تاریخ سے پانچ تاریخ تک کی ہے، اب خلاف معمول تین تاریخ سے تیرہ تاریخ تک گیارہ دن خون آیا، چوں کہ عادت کے ایام مس تین تاریخ سے پانچ تک تین دن ہوتے ہیں، لہذا یہ حیض ہے، باقی استحاضہ ہے اور عادت بدل جائے گی۔

☆ گیارہ دن خون آیا، پھر پندرہ دن طہر (پاکی) کے گذرے اور بعد میں خون جاری ہوگیا، بس شروع کے دس دن حیض اور باقی طہر (پاکی کے) ہیں۔

☆ اگر کسی عورت کو گیارہ دن خون آیا، پر بیس دن طہر (پاکی) کے گذرے، اس کے بعد پھر خون جاری ہوگیا تو دس دن حیض کے ہوں گے اور طہر ٢١ / دن ہوگا۔

☆ اگر تین دن خون آنے کی عادت ہے؛ لیکن کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے، نہ نماز پڑھے، اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں؛ کیوں کہ عادت بدل گئی اور سب دن حیض میں شمار ہوں گے، اور اگر گیارہویں دن بھی حیض آتا تو حیض فقط تین دن ہے، اور سات دن استحاضہ کے ہیں، گیارہویں دن غسل کرے اور سات دنوں کی نمازیں قضا کرے۔

☆ اگر کسی کو تین دن رات خون آیا، پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر تین دن رات خون آیا، تو تین دن پہلے اور تین دن یہ جو پندرہ دن کے بعد ہیں حیض کے ہیں، اور بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔

☆ پاک عورت نے رات کو فرجِ داخل میں گدی رکھ لی تھی، جب صبح ہوئی تو اس پر خون کا دھبہ دیکھا تو جس وقت سے دھبہ دیکھا ہے اسی وقت سے حیض کا حکم لگا دیں گے۔

☆ کسی عورت کو چالیس دن رات سے زیادہ خون آیا، یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات نفاس ہے، باقی استحاضہ ہے۔

☆ چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے، اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔

☆ کسی عورت کی عادت تیس دن خون آنے کی تھی، اب کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد ۳۵/دن کے بعد خون بند ہوا تو نفاس ۳۵/دن کا ہوگا۔

☆ کسی عورت کو خون آنے کی عادت تیس دن کی تھی، اس بار ۴۵/دن خون آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ دن استحاضہ کے۔

☆ کسی عورت کا پہلا بچہ پیدا ہونے کے بعد تیس دن تک خون آیا، اب (دوسرا بچہ پیدا ہونے کے بعد) بیس دن بعد خون بند ہو گیا تو نفاس بیس دن ہوگا۔

☆ اگر ایک یا دو دن خون آ کر بند ہو گیا تو نہانا واجب نہیں، وضو کر کے نماز پڑھے؛ لیکن ابھی صحبت کرنا درست نہیں، اگر پندرہ دن گذرنے سے پہلے خون آ جائے گا تو اب معلوم ہوگا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا، حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے، اور اگر پورے پندرہ دن بیچ میں گذر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا، سو ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھنا چاہئے۔

☆ تین دن حیض آنے کی عادت ہے؛ لیکن کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے، نہ نماز پڑھے، اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں، کچھ قضا نہ پڑھنا پڑے گی، اور یوں کہیں گے کہ عادت بدل گئی، اس لئے یہ سب دن حیض کے ہوں گے، اور اگر گیارہویں دن بھی خون آیا تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے فقط تین ہی دن تھے، یہ سب استحاضہ ہے، پس گیارہویں دن نہائے اور سات دن کی نمازیں قضا پڑھے، اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔

⊙ ⊙ ⊙

نماز سے متعلق احکام ومسائل

حیض ونفاس سے آٹھ چیزیں حرام ہوجاتی ہیں:

۱)نماز ۲)روزہ ۳)قرآن پاک کو پڑھنا ۴)قرآن کو ہاتھ لگانا ۵)مسجد میں داخل ہونا ۶)جماع کرنا ۷)طواف ۸)ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک کے درمیان سے نفع حاصل کرنا

(۱) حالت حیض میں نماز پڑھنا حرام ہے؛ کیوں کہ نماز معاف ہوجاتی ہے، ان کی قضاء بھی نہیں ہے۔

(۲) نماز کا آخر وقت ہوگیا ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آ گیا تو اس وقت کی نماز معاف ہوگئی، اگر چہ اتنا تنگ وقت ہوگیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔

(۳) فرض نماز پڑھتے ہوئے حیض آ گیا تو وہ نماز معاف ہے، پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء نہ کرے۔

(۴) اگر نفل یا سنت نماز پڑھ رہی تھی، حیض آ گیا تو اس کی قضاء واجب ہے۔

(۵) حیض والی خاتون کو اگر تین سے کم خون آ کر بند ہوگیا تو نماز پڑھے، غسل کی ضرورت نہیں۔

(۶) کسی عورت کے عادت کے دن مقرر تھے، یعنی پانچ دن یا سات دن وغیرہ؛ لیکن ابھی ا پانچ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون بند ہوگیا، تو چاہئے کہ غ سل کر کے نماز پڑھے، عادت کے دن کا انتظار نہ کرے۔

(۷) اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا وقت رہ گیا کہ ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی اور غسل کرنے

کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز واجب ہے، اس کی قضا پڑھنی پڑے گی۔

(۸) اگر کسی عورت کو ایک دو دن خون آ کر بند ہو گیا تو غسل کرنا واجب نہیں، وضو کر کے نماز پڑھے؛ لیکن نماز کے مستحب وقت کے آخر کا انتظار کرنا واجب ہے کہ شاید دوبارہ خون آ جائے۔

(۹) حیض والی عورت کے لئے مستحب ہے کہ جب نماز کا وقت ہو تو وضو کرے اور اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ میں اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر میں نماز ادا کرتی ہے، اتنی دیر سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ، درود پاک اور استغفار پڑھتی رہے تا کہ عادت قائم رہے۔

(۱۰) جس عورت کو پہلی مرتبہ حیض آیا اور دس دن سے کم میں وہ پاک ہو جائے، یا عادت والی عورت عادت سے کم دنوں میں پاک ہو جائے تو غسل اور وضو میں مستحب وقت تک تاخیر کر کے نماز ادا کرے۔

(۱۱) اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے غسل کر لے تو نہانے کے بعد ذرا سا وقت بچے گا جس میں صرف ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی، ایسی صورت میں اس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی، اور اگر نہ پڑھی تو بعد میں قضا کرنی پڑے گی، اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو معاف ہے، اس کی قضا کرنا واجب نہیں۔

(۱۲) اگر غسل کرنے کے بعد اللہ اکبر کہنے اور نیت کا وقت ہو تو نیت باندھ کر نماز شروع کر دیں، اگر چہ نیت کے بعد نماز کا وقت نکل بھی جائے تو بھی نماز پوری کرے، ایسی صورت میں نماز قضاء نہیں کرنی پڑے گی؛ لیکن صبح کے وقت (فجر) میں نیت باندھنے کے بعد سورج نکل آئے تو نماز ٹوٹ گئی، پھر سے قضاء کرے۔

(۱۳) حائضہ عورت جائے نماز چھو سکتی ہے؛ کیوں کہ حیض کی نجاست نجاست حکمی ہے، حقیقی نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ ؓ سے فرمایا تھا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں

نہیں ہے۔

(۱۴) حیض والی عورت جب سجدہ کی آیت سنے تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں اورخود پڑھے تب بھی واجب نہیں،مگر اسے پڑھنا نہیں چاہئے۔

(۱۵) عیدگاہ، مدرسہ اور وہ جگہ جو نماز پڑھنے کے لئے گھر میں مقرر ہو وہ مسجد کے حکم میں نہیں، ان میں داخل ہونا جائز ہے۔

(۱۶) حالت حیض میں سجدۂ شکر بھی جائز نہیں ہے۔

⊙ ⊙ ⊙

روزہ اور اعتکاف سے متعلق احکام ومسائل

(۱) حیض کی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

(۲) حیض کی حالت میں جو روزے چھوٹ گئے ان کی دوسرے دنوں میں قضا کرنا فرض ہے، آئندہ رمضان آنے سے پہلے اپنے ذمہ فرض روزوں کی قضا کر لینی چاہیے۔

(۳) اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور رات کا اتنا وقت باقی نہیں کہ اللہ اکبر کہہ لے، تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے۔

(۴) اگر دس دن سے کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبح صادق سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے، اگر نہا لے تو بہتر ہے، ورنہ بغیر نہائے روزہ کی نیت کر لے، صبح صادق ہونے پر نہا لے۔

(۵) اگر دن کے کسی حصہ میں پاک ہوئی تو روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے، کوئی ایسی چیز نہیں کر سکتی جو روزہ کے خلاف ہو، یعنی روزہ کی حالت کے مطابق رہے؛ لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا۔

(۶) مغرب سے تھوڑی دیر پہلے بھی حیض آ گیا تو روزہ جاتا رہا۔

(۷) اگر نفلی روزہ میں حیض آ جائے تو اس کی بھی قضا کرے۔

نوٹ: بہت سی عورتیں اس غلط فہمی کا شکار ہوتی ہیں کہ اگر روزہ کی حالت میں کسی دن ان کو حیض آ گیا تو روزہ افطار نہیں کر سکتی، اس کی کوئی اصل نہیں، بلکہ دن کے کسی بھی حصہ میں اگر اس کو حیض آ گیا تو روزہ افطار نہیں کر سکتی، اس کی کوئی اصل نہیں، بلکہ دن کے کسی بھی حصہ میں اگر اس کو حیض آ گیا تو روزہ افطار کر سکتی ہے اور اس کو اس دن کے روزے کی قضا کرنی پڑے گی۔

(۸) حالت حیض میں اعتکاف کرنا جائز نہیں۔

(۹) اگر پاکی میں اعتکاف شروع کیا اور درمیان میں حیض آ گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، صرف اسی ایک دن کی قضا کرے جس دن اعتکاف ٹوٹا ہے۔

(۱۰) مستحاضہ کے لئے اعتکاف کرنا درست ہے۔

⊙ ⊙ ⊙

قرآن، ذکر، تفسیر اور دینی کتب سے متعلق احکام ومسائل

(۱) حائضہ عورت دینی کتب یا اخبار وغیرہ چھو بھی سکتی ہے اور پڑھ بھی سکتی ہے، البتہ ان کو پڑھنے میں یہ احتیاط رکھنی چاہئے کہ اگر اس کتاب یا اخبار وغیرہ میں عین اس جگہ قرآن کی آیت یا ترجمہ لکھا ہو اس پر یا اس کی جگہ پر ہاتھ یا انگلی وغیرہ نہیں لگنی چاہئے، باقی ورق کے چھونے میں حرج نہیں۔

(۲) حائضہ عورت قرآن مجید نہ دیکھ کر پڑھ سکتی ہے نہ بنا دیکھے چھو سکتی ہے۔

(۳) کسی کاغذ، سکہ، کپڑے پر سورہ یا آیت لکھی ہے تو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔

(۴) جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۵) حالت حیض میں کرتے کے دامن، دوپٹے کے آنچل یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہے قرآن مجید چھونا حرام ہے۔

(۶) معلمہ حالت حیض یا نفاس میں ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھے۔

(۷) ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۸) اگر قرآن شریف ایسے غلاف میں ہو جو قرآن شریف سے جدا ہو، جیسے تھیلی یا رومال یا چمڑے یا ریگزین وغیرہ کا ایسا کور ہو جو قرآن شریف سے پیوست نہ ہو تو چھونا جائز ہے، اور جو پیوست ہو یو متصل ہو تو جائز نہیں۔

(۹) قرآن مجید کے ورق کے اطراف وہ جگہ جہاں قرآن مجید کے الفاظ لکھے ہوئے نہیں اس کو چھونا بھی جائز نہیں ہے۔

(۱۰) ایسی عبارت لکھنا جس کی بعض سطروں میں قرآن شریف کی آیت ہو مکروہ ہے، اگرچہ وہ اس کو پڑھے نہیں۔

(۱۱) قرآن شریف کا لکھنا جائز نہیں، البتہ کاغذ پر ہاتھ لگائے بغیر صرف قلم لگا کر لکھ رہی ہو تو جائز ہے؛ لیکن بہتر ہے کہ نہ لکھے۔

(۱۲) حائضہ کے لئے دعاؤں کے پڑھنے، انہیں ہاتھ لگانے اور اٹھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳) حیض یا نفاس والی کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

(۱۴) ایسی دعائیں جو قرآن شریف میں آتی ہیں دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے، جب کہ تلاوت کی نیت نہ ہو، مثلاً الحمد شریف کی پوری سورت بہ نیت دعا اور ربنا آتنا في الدنیا وغیرہ آخر تک پڑھنا منع نہیں، شکر کے ارادے سے الحمد للہ کہنا یا کھاتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا جائز ہے۔

(۱۵) لاحول ولاقوۃ الا باللہ یا کوئی اور وظیفہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

(۱۶) حفظ کو بھولنے کا اندیشہ ہو تو بغیر زبان ہلائے دل میں سوچتی رہے، زبان سے نہ پڑھے اور قرآن دیکھ سکتی ہے، کسی کپڑے وغیرہ سے صفحہ الٹ سکتی ہے، کسی کو پڑھتا ہوا سن سکتی ہے، اسی طرح ریکارڈ یا کیسیٹ میں قرآن لگا کر بھی سن سکتی ہے۔

(۱۷) حیض ونفاس والی پر قرآن پاک پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔

(۱۸) دعائے قنوت کا پڑھنا بھی درست ہے۔

(۱۹) آیۃ الکرسی بھی دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔

(۲۰) حدیث اور فقہ کی کتابوں کو چھونا اور پڑھنا جائز ہے، مگر خلافِ اولیٰ ہے۔

(۲۱) تفسیر کی کتابوں میں اگر تفسیر زیادہ ہو اور آیات کم ہوں تو چھونا جائز ہے، ورنہ نہیں۔

(۲۲) تبلیغ میں جانے والیوں کے لئے فضائل اعمال پڑھنا جائز ہے۔

(۲۳) جلسوں اور اجتماعات وغیرہ میں جانا بھی جائز ہے۔

(۲۴) قرآن کا ترجمہ پڑھنا لکھنا جائز ہے۔

(۲۵) حزب الاعظم بھی پڑھ سکتی ہے۔

(۲۶) دستانے پہن کر قرآن کو چھونا جائز نہیں ہے۔

⊙ ⊙ ⊙

حج سے متعلق احکام ومسائل

(۱) اگر کسی عورت کو ایام حج میں حیض ہو تو وہ طواف کے علاوہ تمام حج کے ارکان ادا کرسکتی ہے، یعنی حرم کے اندر نہیں جائے گی؛ کیوں کہ طواف کے لئے مسجد حرام میں جانا ہوگا اور حائضہ کو مسجد میں جانا حرام ہے۔

(۲) اگر عمرہ کا احرام باندھا تھا اور حیض شروع ہوگیا، عمرہ کرنے کا موقع نہیں ملا اور حج کے افعال (منیٰ، عرفات وغیرہ میں جانا) شروع ہوگیا تو اب یہ عورت عمرہ کا احرام ختم کر کے حج کا احرام باندھ لے اور حج کے افعال شروع کردے، بعد میں عمرہ کی قضا کرلے۔

(۳) جو حائضہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کے لئے حاضری دے اس کے لئے درود وسلام پڑھنا تو جائز ہے؛ لیکن مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل نہ ہو، باہر سے پڑھ لے۔

(۴) مکہ سے رخصت ہونے سے پہلے حیض شروع ہوگیا تو اب طواف وداع (یعنی وہ طواف جو حاجی رخصت ہوتے ہوئے کرتا ہے) معاف ہوجاتا ہے، بغیر طواف کے ہی واپس آجائیں۔

(۵) اگر عورت کو طواف کے دوران حیض آگیا چاہے طواف (فرض ہو، واجب یا نفل) تو اسی وقت مسجد سے باہر آجانا ضروری ہے، اس کو پورا کانا یا مسجد میں ٹھہرے رہنا گناہ ہے۔

(۶) اگر طواف کے چار یا اس سے زیادہ چکر ہوگئے تو وہ طواف ادا ہوگیا اور جتنے باقی رہ گئے اس کا صدقہ دے، اور اگر چار چکر سے کم ہوئے ہوں تو وہ طواف ادا نہیں ہوا، پاک

ہونے کے بعد قضا کرے۔

نوٹ: صدقہ یہ ہے کہ ہر شوط (چکر) کے بدلہ میں آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جَو دے۔(صاع تقریباً ساڑھے تین کلو کا ہے۔)

(۷) حالت حیض میں صفا مردہ کی سعی کر سکتے ہیں، سعی کے لئے طہارت شرط نہیں ہے۔

(۸) عمرہ کا احرام بھی حالت حیض میں صحیح ہے، البتہ طواف نہیں کر سکتی۔

(۹) طواف زیارت کے دوران یا اس سے قبل خون آجائے تو پاک ہونے تک انتظار کرے، طواف کرنے کے بعد جائے؛ لیکن اگر واپسی کا طے شدہ پروگرام ہو اور طہارت تک ٹھہرنا اس کے لئے مشکل ہو تو اس صورت میں عورت ناپاکی میں ہی طواف کرلے اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرے اور ایک گائے حرم میں بطور دم کے قربانی کرے، سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ حج کے موقع پر عورت کو حیض کو روکنے والی گولیاں استعمال کرنی چاہئیں۔

(۱۰) حیض یا نفاس والی عورت کو طوافِ زیارت میں تاخیر کرنے کی وجہ سے دم نہیں آتا۔

⊙ ⊙ ⊙

جماع سے متعلق احکام و مسائل

(۱) حیض کے زمانہ میں شوہر کے ساتھ صحبت کرنا درست نہیں ہے۔

(۲) حیض میں شوہر کے ساتھ کھانا پینا، لیٹنا، پیار کرنا وغیرہ سب درست ہے؛ لیکن ناف سے گھٹنے تک کے بدن سے لذت حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

(۳) اگر ساتھ سونے میں غلبۂ شہوت اور اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھنے کا مرد کو یا عورت کو احتمال ہو تو ساتھ سونا منع اور گناہ ہے۔

(۴) ناف سے اوپر اور گھنٹے سے نیچے عورت کو چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۵) حالت حیض میں اگر جماع ہو جائے تو گناہ اور حرام ہے، توبہ واستغفار لازم ہے اور ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا مستحب ہے۔

(۶) حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے ناف سے گھٹنے تک کے حصہ کو برہنہ دیکھنا شوہر کے لئے جائز نہیں ہے۔

⊙ ⊙ ⊙

استحاضہ۔احکام ومسائل

استحاضہ کی تعریف: عورت کی شرمگاہ سے آنے والا جوخون شرعاً حیض یا نفاس کا نہ ہو، بلکہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے آئے تو وہ استحاضہ کہلاتا ہے۔

استحاضہ کی صورتیں:

(۱) نوسال سے کم عمر بچی کو جوخون آئے وہ استحاضہ ہے۔

(۲) حمل کی حالت میں آنے والاخون بھی استحاضہ ہے۔

(۳) عورت کے رحم میں اگرکوئی بیماری ہو یازخم وغیرہ کی وجہ سے خون آئے تو وہ خون بھی استحاضہ کاخون کہلائے گا۔

(۴) تین دن سے کم خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے۔

(۵) حیض میں دس دن، دس رات سے زیادہ جوخون آئے وہ بھی استحاضہ ہے۔

(۶) پچپن سال یااس سے زیادہ عمر کی عورت کواگرخون آئے تو وہ بھی استحاضہ ہے، الا یہ کہ بہت سرخ، سیاہ رنگ کا خون ہو، یااس جیسے رنگ کا خون پہلے بھی آچکا ہو۔

(۷) نفاس کا خون چالیس دن، چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹوں) سے بڑھ جائے تو وہ بھی استحاضہ ہے۔

مستحاضہ: استحاضہ والی عورت کو کہتے ہیں۔

حکم: استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے اور نہ روزہ، اور نہ ایسی عورت سے صحبت کرنا حرام ہے۔

استحاضہ کے احکام:

☆ اگر کسی عورت کو ایسا خون جاری ہو کہ اس کا وضو برقرار نہیں رہ سکتا ہو، یعنی اس کو پوری نماز کے وقت میں اتنا موقع نہ ملے کہ وہ اس وقت کی نماز فرض، واجب وغیرہ طہارت کے ساتھ پڑھ سکے تو وہ معذور سمجھی جائے گی، وہ وضو کر کے نماز ادا کرے، اگر چہ خون بہتا رہے۔

نوٹ: ایک وضو سے اس وقت جتنی نمازیں چاہے پڑھے، اس کا وضو نہیں جائے گا۔

☆ استحاضہ کی حالت میں ہر نماز نئے وضو سے ادا کی جائے، استحاضہ والی عورت اگر غسل کر کے ظہر کی نماز اخیر وقت میں اور وضو کر کے عصر کی اول وقت میں اور پھر غسل کر کے مغرب کی نماز اخیر وقت میں اور وضو کر کے عشاء کی نماز اول وقت میں پڑھے اور فجر بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے؛ کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ اس کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے۔

☆ اگر کپڑا ایک درہم کی مقدار آلودہ ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اسے بدل کر نماز پڑھے۔

☆ اگر ابتداء ہی سے خون اس طرح جاری ہو گیا کہ دو خونوں کے درمیان پندرہ دن کا وقفہ نہیں رہتا تو اس کا حکم یہ ہے کہ شروع سے دس دن حیض ہوگا اور بیس دن استحاضہ۔

☆ اگر کسی کی عادت پہلی تاریخ سے ۵ پانچ تاریخ تک کی ہے، اب خلاف معمول تین تاریخ سے تیرہ تاریخ تک گیارہ دن خون آیا؛ چوں کہ عادت کے ایام میں تین تاریخ سے پانچ تاریخ تک تین دن ہوتے ہیں، لہذا یہ حیض ہے، باقی استحاضہ ہے اور عادت بدل جائے گی۔

☆ اگر کسی عورت کو گیارہ دن خون آیا، پھر بیس دن طہر (پاکی) کے گذرے، اس کے بعد پھر خون جاری ہو گیا تو دس دن حیض کے ہوں گے اور طہر اکیس دن ہوگا۔

☆ اگر تین دن خون آنے کی عادت ہے؛ لیکن کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہوچکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے، نہ نماز پڑھے، اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہوجائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف نہیں؛ کیوں کہ عادت بدل گئی ہے اور سب دن حیض شمار ہوں گے، اور اگر گیارہویں دن بھی حیض آیا تو حیض فقط تین دن ہے اور سات دن استحاضہ کے ہیں، گیارہویں دن غسل کرے اور سات دنوں کی نمازیں قضا کرے۔

☆ بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے، بلکہ جب تک بچہ آدھے سے زیادہ نہ نکل آئے تب تک جو خون آئے گا اس کو استحاضہ ہی کہیں گے۔

☆ اگر مستحاضہ نے فجر کے وقت وضو کیا، سورج نکلنے کے بعد وہ چاشت کی نماز وغیرہ پڑھنا چاہتی ہے تو نئے سرے سے وضو کر کے پڑھے؛ کیوں کہ سورج نکلنے کے ساتھ ہی فجر کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔

☆ سورج نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس سے ظہر کی نماز پڑھ سکتی ہے؛ کیوں کہ کسی نماز کا وقت داخل ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، بلکہ نماز کا وقت نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے۔

☆ مستحاضہ نے وضو کیا، اس کے بعد اس کا خون رکا رہا اور اس دوران پیشاب وغیرہ سے وضو ٹوٹ گیا، پھر دوبارہ وضو کرلیا، اس کے بعد اس نماز کا وقت نکل گیا؛ لیکن ابھی تک خون جاری نہیں ہوا تو وضو نہ ٹوٹے گا، البتہ جب خون دوبارہ شروع ہوجائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

☆ اگر مستحاضہ نے وضو کیا اور پھر وضو توڑنے والی چیزیں مثلاً پیشاب، پاخانہ یا ہوا نکلی تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اب دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے۔

☆ اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے، یا اس میں کمی ہوجائے تو اس ترکیب کا کرنا

فرض ہے،مثلاً کھڑے ہوکر پڑھنے سے خون بہتا ہے تو بیٹھ کر پڑھے،تو نہ بہے گا،تو بیٹھ کر فرض ہے۔

☆ ایک عورت کی عادت مقرر نہ تھی ، بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی سات دن،اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں تو اس کے لئے نماز روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دئے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے (جب کہ رمضان ہو) مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے،اور مدت گذرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زیادہ مدت جائز نہیں۔

☆ جب پورا وقت گذر جائے اور وہ چیز نہ پائی جائے جس کی وجہ سے اسے معذور کہا گیا تھا،مثلاً خون نہ آیا تو اب معذور نہ رہی۔

⊙ ⊙ ⊙

لیکوریا۔احکام ومسائل

رطوبت کی قسمیں: عورت کے فرج سے جو رطوبت نکلتی ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

۱) فرجِ خارج کی رطوبت ۲) فرجِ داخل کی رطوبت

فرجِ خارج کی رطوبت: عورت کے فرجِ خارج کی رطوبت وہ ہوتی ہے جو بغیر کسی بیماری کے پسینے وغیرہ کی صورت میں آئے۔

حکم: ایسی رطوبت کا حکم یہ ہے کہ یہ پاک ہے، کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضروری نہیں، ہاں دھولینا بہتر ہے۔

فرجِ داخل کی رطوبت: عورت کے فرجِ داخل کی رطوبت وہ ہوتی ہے جو پانی کی طرح آگے کی راہ سے آتی ہے، بیماری وغیرہ کی وجہ سے اسے سیلانِ رحم یعنی لیکوریا کہتے ہیں۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ یہ ناپاک ہے، نجس ہے، لہذا کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو وہ بھی ناپاک ہوجاتا ہے، اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ اگر رطوبت مسلسل جاری ہو تو اگر نماز کا پورا وقت اس حال میں گذرتا ہے کہ بالکل وقفہ نہیں ہوتا تو چاہئے کہ وضو کر کے نماز ادا کرے، یہ عورت معذور کے حکم میں ہے۔

☆ اگر وقفہ وقفہ سے رطوبت آئے، کسی وقت رطوبت آتی ہے اور کسی وقت نہیں آتی تو جس وقت رطوبت آئے اس وقت نماز نہ پڑھے، جیسے ہی رطوبت رک جائے تیزی سے کپڑے بدل کر یا اس حصہ کو دھو کر نماز پڑھ لے، اور اگر نماز پاکی کی حالت میں شروع کی اور نماز کے دوران رطوبت خارج ہوگئی تو وضو ٹوٹ جائے گا اور پھر سے نماز پڑھنی پڑے گی۔

☆ اگر رطوبت کے خارج ہونے کا پتہ نہیں چلتا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب نماز شروع کی تو رطوبت بند تھی، جب نماز پڑھ چکی اور دیکھا کہ گدی تر تھی تو جب تک نماز میں وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو نماز ہو جائے گی۔

☆ ایسی عورت کو وضو قائم رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایسی عورت شرم گاہ میں روئی رکھ لے، یہ پانی جذب کر لے گی، جب تک رطوبت روئی کے اس حصہ میں نہیں آتی جو فرج خارج میں ہے تو اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا۔

نوٹ: عموماً خواتین اس بیماری میں مبتلا ہوتی ہیں، انہیں احتیاط کرنی چاہئے کہ ایک درہم ہتھیلی کے پھیلاؤ کے برابر لگ جائے تو اسے دھو کر پھر نماز پڑھے۔

اسباب: اس بیماری کے مختلف اسباب ہیں، مثلاً رحم کی کمزوری سے کبھی یہ شکایت ہو جاتی ہے، کبھی غلط انداز میں جماع کرنے سے ہو جاتی ہے، کبھی جمپ لینے سے، بداحتیاطی سے یا رحم کے اندر جو جھلی ہوتی ہے اس کے پھٹ جانے سے، وقفہ پیدائش میں عموماً گولیاں وغیرہ کا استعمال یا چھلے کے استعمال سے یا کبھی آپریشن وغیرہ کے بعد ہو جاتی ہے۔

حکم: اس کا حکم یہ ہوگا کہ اس میں نماز، روزہ معاف نہیں ہوگا، ہر نماز کے وقت وضو کر کے اور کپڑے آلودہ ہونے کی صورت میں (اگر ایک درہم کی مقدار آلودہ ہو جائے) تو کپڑے بدل کر نماز پڑھے گی، اور اگر خون کے قطرے مسلسل اس طرح آرہے ہیں کہ پورا نماز کا وقت گذر جائے؛ لیکن رکتا نہیں تو اس صورت میں معذور کا حکم ہوگا۔

☆ اگر لیکوریا مسلسل جاری ہو جائے تو وہ معذور کے حکم میں ہے، لہٰذا ہر نماز سے قبل کپڑے تبدیل کر لیں یا پیڈ تبدیل کر لیں، اور ہر نماز سے قبل تازہ وضو بھی کر لیں، سہولت اس میں ہے کہ انڈرویئر میں کوئی کپڑا رکھ لیں اور ہر نماز سے پہلے اسے ہٹا دیں، ورنہ کپڑے ناپاک ہونے کی صورت میں انہیں پاک کرنا دشوار ہو جائے گا۔

☆ لیکوریا گاڑھا، گوند کی مانند لیس دار ہوتا ہے، رحم سے تکلیف سے آتا ہے۔

متفرقات اور غلط فہمیاں

۱) حائضہ عورت کا جھوٹا پاک ہے۔

۲) حائضہ عورت کا اپنے شوہر کی خدمت کرنا جائز ہے۔

۳) حیض والی عورت کو اگر طلاق دی جائے تو واقع ہو جاتی ہے۔ (اگر چہ دینے والے کو گناہ ہوگا)

۴) حالت حیض میں طلاق دی جائے تو اس حیض کے علاوہ تین حیض اس کی عدت ہوگی۔

۵) استحاضہ بیماری کا خون ہے، اس میں نماز، روزہ معاف نہیں ہے، اکثر عورتیں ناواقفیت میں نماز، روزے قضا کر دیتی ہیں۔

۶) بعض خواتین یہ سمجھتی ہیں کہ جب تک چلہ یعنی چالیس دن نہ گذر جائیں زچہ پاک نہیں ہوتی، یہ محض غلط فہمی ہے، بلکہ جس دن خون بند ہو جائے اسی دن غسل کر کے نماز، روزہ شروع کر دے۔

۷) حیض ونفاس والی عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھانا بھی جائز ہے اور اسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز ہے۔ (حیض ونفاس والی عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہ کھانا اور اسے اپنے ساتھ نہ کھلانا یہ یہود و مجوس کا طریقہ ہے)

۸) عموماً خواتین میں ج یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ حیض ونفاس سے فراغت کے بعد اپنے بستر کی چادریں اس دوران جو سر پر دوپٹا پہنا تھا وہ، جو کپڑے پہنے تھے اگر چہ ان پر خون نہ نکلا ہو، برقعہ، کنگھا، چوٹی، زیورات وغیرہ تمام چیزیں دھونے کا اہتمام کرتی ہیں، ایسا کرنا درست نہیں؛ کیوں کہ یہ چیزیں حیض ونفاس کے ایام میں پہننے سے ناپاک نہیں ہوتیں،

خوب یاد رکھئے کہ کوئی چیز، کوئی کپڑا وغیرہ اسی وقت ناپاک ہوگا جب اس پر حیض ونفاس کا خون لگے گا، اور اسی کو پاک کرنا ضروری ہے۔

۹) غسل شروع کرنے سے پہلے غسل کی نیت کریں، کہ میں نیت کرتی ہوں غسل کی پاکی حاصل کرنے کے لئے اور اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لئے۔

۱۰) سر کے بال گوندھے ہوئے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا ضروری ہے، اور اگر گوندھے ہوئے ہوں تو عورت پر صرف جڑ تر کرلینا ضروری ہے، کھولنا ضروری نہیں، ہاں چوٹی اگر سخت گوندھی ہوئی ہے تو بغیر کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔

۱۱) کان اور ناک میں زیورات پہننے کے اگر سوراخ ہیں تو ان میں بھی پانی بہانا ضروری ہے، اگر سوراخ تنگ ہے تو حرکت دے کر پانی پہنچائیں۔

۱۲) کان کے ہر ہر پرزے اور سا کے سوراخ کا منہ، کانوں کے پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائیں۔

۱۳) پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر اور ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں۔

۱۴) شرمگاہ کا ہر گوشہ، ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھوئیں، ہاں اندر انگلی ڈال کر دھونا ضروری نہیں، مستحب ہے۔

۱۵) بالوں میں اگر Gell لگا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے بال تر نہ ہوں گے، یا ہیئر اسپرے ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے، ورنہ غسل نہیں ہوگا۔

۱۶) اگر تہہ دار میک اپ کیا ہوا ہے تو اس کا چھڑانا ضروری ہے۔

۱۷) نیل پالش لگی ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے، کہ بغیر چھڑائے وضو اور غسل نہ ہوگا۔

⊙ ⊙ ⊙